السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حیلہ اسقاط اوراس میں قرآن پاک کو گھمانا جوہمارے علاقوں میں مروج ہے ،اس کی شریعت مطہرہ میں کوئی بنیاد ہے ؟ یا اسے منافقین اوربتدعین نے مسلمانوں کو صحیح دین سے پھیرنے کے لیے گھڑا ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام ہمارا ایک عظیم دین ہے اس کی رات بھی دن کی مانند روشن ہے اس میں بلا ثبوت باتوں کی کوئی گنجائش نہیں اوراس میں کسی مسئلے کی بنیاد دلیل شرعی کے علاوہ کسی فقیر کے قول یا اس کی کتاب پر مبنی نہیں ہے ۔جب دین کا معاملہ یہ ہے تو مسلمان کے لیے یہ مناسب ہے کہ وہ دلیل کی تابعداری کرے نہ کہ کسی سنی یا متاخرین کی باطل اور من گھڑت باتوں پر کان دھرے ہم کہتے ہیں فدیہ تو اس شخص کیلئے مشروع ہے جوفوت ہوجائے اوراس کے ذمے روزے رہتے ہوں ۔فوت شدہ کی نماز وغیرہ کا کوئی فدیہ مشروع نہیں یہ توعام معروف مسئلہ ہے اس میں دقیق مطالعہ کی ضرورت نہیں ۔

لیکن افسوس ہے کہ بعض لوگ اپنے آپ کو فقہاء سمجھتے ہیں حالانکہ وہ فقہ شرعی سے کوسوں دور ہیں ۔انہوں نے اپنی طرف سے نیک نیتی سے دین بنایا ہے لیکن وہ اس میں غلطی پر ہیں ۔یہ مسئلہ بھی ان مسائل میں سے ہے جسے انہوں نے خود بنایا ہے ہم اس کے بارے میں اہل تحقیق کے کچھ اقوال ذکر کریں گے ۔ان کے مصادرتک مراجعہ آپ پرلازم ہے ۔

"مولانا رشید احمد گنگوہی "فتاوی رشیدیہ" (ص : 26) میں کہتے ہیں : "یہ مروج اسقاط لغو محض ہے اس حیلہ ضائعہ میں کوئی خیر نہیں اورخیر القرون میں ان کا کوئی ذکر اورنام ونشان نہیں ۔

مولانا رشید احمد لدھیانوی احسن الفتاوی (1/348) میں کہتے ہیں ،مروج طریقہ حرام اوربدعت ہے اس کا ذکر کتاب وسنت اورفقہ کی کتب صحیحہ میں نہیں اورنہ ہی خیر القرون میں اس کا ذکر ملتا ہے ۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں :

الیَومَ أَكمَلتُ لَكُم دينَكُم وَأَتمَمتُ عَلَيكُم نِعمَتى وَرَضيتُ لَكُمُ الإِسلـٰمَ دينًا ۳ ... سورة المائدة

"آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کردیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا ۔"

اورارشاد ہے :

قَد كانَ لَكُم فى رَسولِ اللَّهِ أُسوَةٌ حَسَنَةٌ ۲۱ ... سورة الاحزاب

"یقینا تمہارے لیے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے ۔"

ہروہ کام جسے رسول اللہ ﷺ نے نہ کیا ہواورکوئی شخص اسے ثواب کا کام سمجھے تواس کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رسالت میں خیانت کی ہے اوران آیات کووہ غلط خیال کرتا ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اوریہ حیلہ لوگوں کو معصیت کی جرات دلاتی ہے جو مخفی نہیں ۔

پھر ردالمختار (1/492) کی عبارت ذکر کی ہے اور صراحتہ اسے محرمات میں بیان کرتے ہوئے کہا ہے : "ولی پر حیلہ اسقاط کا کرنا واجب نہیں اگرچہ میت نے اس کی وصیت ہو ۔میت پر اسی قدر وصیت کرنی واجب ہے جس سے کے ذمے حقوق اسا ہوتے ہوں بشرطیکہ ثلث ترکہ اس کا متحمل ہو ،اگر وصیت اس کے ذمہ حقوق سے کم کی ،اورحیلہ اسقاط کرنے کا حکم بھی دیا اورثلث کا باقی وارثوں کے لیے چھوڑدیا ،یا ان کے علاوہ کسی پر صدقہ کیا تو وہ اس کے ذمے واجب الاداحقوق کے ترک کرنے پر گنہگار ہوگا اوراس سے ہمارے زمانے کی وصیتوں کا حال واضح ہوا کہ کسی شخص پر بہت سی نمازوں کا کفارہ ،زکاتیں ،قربانیاں ،قسموں کے کفارے وغیرہ رہتے ہوتے ہیں اوروہ ان کے لیے تھوڑی سی رقم کی وصیت کرتا ہے اوروصیت کا اکثر حصہ ختم قرآن اورذکر کی مجلسوں کیلئے کرجاتا ہے جس کیلئے وصیت کرنا ہمارے علماء نے صراحةً غیر صحیح کہا ہے ۔"

میں کہتا ہوں : کہ کتاب وسنت اورآثار صحابہ سے نمازوں قربانیوں وغیرہ کا فدیہ ثابت نہیں ۔

"وہبة الزحیلی الفقہ الاسلامی (2/135) میں کہتے ہیں : "لیکن یہ ملحوظ رہے کہ اس جیسے حیلے غیر مقبول ہیں کیونکہ نماز بدنی عبادت ہے جو خالی خولی ارادوں کھوکھلے طریقوں سے ساقط نہیں ہوسکتی ۔

مولانا سرفراز خان کی المنہاج الواضح (ص : 283) میں اس حیلے اوراس میں دور قرآن پاک کا عمدہ رد ہے ان کے کہنے کا حاصل یہ ہے "بدعی حیلہ اوربدعی دور رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نہیں تھا نہ ہی صحابہ ،تابعین اورائمہ مجتہدین کے دورمیں اورنہ اس کا مذاہب اربعہ کی کتابوں میں ذکر ملتا ہے بلکہ بعض اہل بدعت نے روایت خود گھڑی جس کے الفاظ رکاکت کا اندازہ عربی زبان سے ممارست رکھنے والا بخوبی کرسکتا ہے اوراسی سند موضوع اوراس کا کوئی صحیح مصدریا حوالہ نہیں ۔"

اور وہ اس کے یہ حوالہ دیتے ہیں کہ فتاوی سمرقندیہ میں ہے ، "ہمیں حدیث سنائی عباس بن سفیان نے (مجہول ہے اس کا کوئی ذکر نہیں) ابن علیہ سے (سند منقطع ہے) وہ ابن عون سے وہ محمد سے وہ عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "اے مؤمنو! قرآن کو مردوں کی نجاۃ کا ذریعہ بناو ، حلقہ بنا کر بیٹھو اور کہو اے اللہ! قرآن مجید کی حرمت سے اس مردے کی بخشش فرما اور باری باری (قرآن کو) اپنے ہاتھوں میں لیتے جاو۔ " عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے آخری زمانے میں یہ عمل کیا تھا ۔ اسی طرح اپنے زمانے میں ایک عورت کیلیئے جس کا لقب جبیۃ تھا جو عربد کی بیٹی اور قلاب کی بیوی تھی و مالی سے عم تک پر مشتمل جزء قرآن پر اسی طرح عمل کیا تھا اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مروان کے انکار پر عناد کے سبب پھیلا سمرقندی کہتے ہیں کہ پھر یہ حیلہ اسقاط اور دوران قرآن ہارون رشید کی خلافت میں کسی کے انکار کے بغیر مشہور ہوا تھا اس کا اصل عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے اگرچہ یہ حدیث کی مشہور کتابوں میں مشہور نہ ہو سکا لیکن تاریخ کی کتابوں میں اس کا ذکر قوی سند سے آتا ہے جیسے کہ مورخ صاحب فتوح کہتا ہے خبر دی ہمیں ابو عاصم نے اب جریج سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ انہوں نے ابو موسی سے وہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فعل ایک عورت اور ایک انصار مرد کےلیے کیا تھا ۔ جس کا نام ہمیں یاد نہیں ۔ اور اسی سند سے ثابت ہے ہمیں خبر دی سعد نے ایوب سے انہوں نے جمیع سے انہوں عبدالرحمن بن ابی بکر سے کہ دوران قرآن عمر رضی اللہ عنہ وجود میں تھے اور قرآن مومنوں کےلیے زندگی میں شفاعت کرنے والا ہے اور مرنے کے بعد بھی ۔ انتہی ۔"

تو اس کے جواب میں کہتا ہوں :

اول : یہ حوالہ غلط ہے ، فتاوی سمرقندیہ میں یہ عبارت نہیں ہے جیسے شیخ مذکور نے کہا ہے ۔

دوم : اس کی سند باطل ہے کیونکہ عباس مجہول ہے اور عباس اور ابن علیہ کے درمیان انقطاع ہے ۔

سوم : الفتوح کا مولف الواقدی جھوٹ و باطل کیلیئے مشہور ہے ۔

چہارم : اس میں ابن جریج زہری سے روایت کرتے ہیں وہ مدلس ہے اور زہری سے اس کی روایت کچھ بھی نہیں جیسے کہ ابن معین نے کہا ہے اور وہ مدلس ہوتے ہوئے عن کے ساتھ روایت کر رہا ہے ۔

پنجم : ایوب ، سعید ، جمیع سب مجہول ہیں ۔

جیسے کہ الشیخ محمد طاہر کی النشاط (ص : 9) میں ہے : "ان الفاظ کی رکاکت پر غور کرو "دوران اوجد فی الکتب من التواریخ؛ وشاع فعلہ فی زمان خلافۃ عثمان بانکار مروان بعناد، ثم اشتہر فی خلافۃ ہارون الرشید من غیر انکار نکیر دوران القرآن لحلیۃ الاسقاط " تو کیا یہ کسی منافق اور غالی کی اختراع معلوم ہوتی ہے تاکہ لوگوں کو صحیح دین سے پھیر دے ۔"

اور فتاوی دارالعلوم دیوبند (7/82) ، (6/50) میں ہے جس کا معنی یہ ہے کہ حیلہ اسقاط شریعت مطہرہ کے خلاف ہے اور اس کی وصیت کرنی حرام ہے ۔

اور مولانا انورشاہ کشمیری فیض الباری (1/302) میں کہتے ہیں ، "اور جو حیلہ فقہاء نے بیان کیا ہے باوجود اس کے کہ وہ اہل بدعت کے حیلے کے خلاف جیسے اہل تدریب و اہل تدبر سے یہ مخفی نہیں کہ وہ شارع سے ثابت نہیں نہ سلف سے اور نہ ہی علماء میں سے کسی سے اور نہ ہی خیر القرون میں اس کا نام و نشان تھا ، بلکہ اکثر علماء نے اس کی تردید فرمائی ہے ۔"

(مراجعہ کریں التبیان للشیخ عبدالسلام حفظہ اللہ (ص : 196) دیکھیں فتاوی دیوبند از مفتی محمد شفیع (1/122) ، مراقی الفلاح (ص : 102) مجموعۃ الرسائل للشامی : (1/208-210

اور اب ہم شیخ محمد طاہر مرحوم کی کتاب "النشاط" سے اس حیلے کی کراھت کی علتیں ذکر کرتے ہیں ۔

اول : اگر یہ طریقہ پسندیدہ طریقہ ہوتا شارع اس کا حکم دیتے اور عدم نقل کراہت پر دال ہے جیسے کہ فقہاء نے تصریح کی ہے ۔

دوم : اس حیلہ میں غیر ملتزم کا لازم کرنا ہے کیونکہ وہ اسے ترک نہیں کرتے اور یہ بدعت ہے جیسے کہ بزازیہ میں ہے لازم کرنا اس چیز کا جو لازم نہ ہو بدعت ہے ۔

سوم : اگر اسے مستحب فرض کر لیا جائے تو اس میں اس پر اصرار ہے اور مستحب پر اصرار کے منکر ہونے میں کوئی شک نہیں ۔ فقہاء فرماتے ہیں جو مندوب پر اصرار کرے اور اسے ضروری بنالے اور رخصت پر عمل نہ کرے تو یہ شیطان کا بہکاوا ہے تو اس شخص کا اندازہ خود لگالیں جو بدعت اور منکر پر اصرار کرتا ہے ۔

جیسے کہ مرقاۃ (1/40) اور العنایہ اور الطیبی میں ہے :

"اور اس (حیلہ اسقاط) کو تجہیز و تکفین کے اعمال میں ایک مستقل عمل قرار دیا ہے ۔"

چہارم : اس حیلے میں دھوکہ ہے کیونکہ وہ فقراء کو دے کر واپس لے لیتے ہیں تو یہ تملیک نہیں مکروہ دھوکہ ہوا ۔

پنجم : اکثر ورثاء میں ایتام ہوتے ہیں یا پھر غائبین اور یتیموں اور غائبین کا مال تقسیم کرنا حرام ہے ۔

ششم : اگر ورثاء بالغ اور حاضر ہوں تو وہ خوشدلی سے خرچ نہیں کرتے بلکہ عار اور مجبوری کی خاطر کرتے ہیں تو یہ کیسے فدیہ اور کفارہ بن سکتا ہے ۔

ہفتم : اگر یہ روزے کا فدیہ ہے تو از روئے شرح نصف صاع گندم یا ایک صاع جو چاہیئے اور پورا ایک فقیر کو دینا چاہیئے ، اس دھوکہ سے نہیں دینا چاہیئے ۔ اور یہ تو فقراء کو فدے کا تہائی یا چوتھائی ، طلبہ کو آٹھواں دسواں اور پگڑی پوش اغنیاء کو کئی چند دیتے ہیں ۔ حالانکہ فدیہ اغنیاء پر حرام ہے جیسے کہ شامی نے مجموعۃ الرسائل (ص : 194) میں کہا ہے ۔

ہشتم : وہ نقدی جسے یہ گھماتے ہیں اور پہلا دوسرے کو دیتا ہے تو یہ دوسری کی ملکیت بن جاتا ہے پھر یہ پرائی ملکیت اس کی رضا کے بغیر تقسیم کرتے ہیں اور اس کے ظلم و جبر اور پرائے مال میں تصرف کے ہونے میں کوئی شک نہیں کیونکہ دوسرے نے جب پہلے سے ہبہ کرنے کا مطالبہ کیا تو پہلے کا ہبہ کے بعد وہ دوسرے کی ملکیت بن گیا اور میت کا نہ رہا ۔

نہم : یہ اصحاب حیلہ جواپنے اس قابل مذمت حلقہ میں مال جزبل ہبہ کرتے ہیں خود بڑے بخیل ہوتے ہیں انفاق تو بڑی بات ہے زکوۃ تک ادا نہیں کرتے اور اگر کوئی سائل ان سے مانگ لے تو اسے ڈانٹ ڈپٹ کر دھتکار دیتے ہیں تو کیسے کثیر مال اس حلقے میں خرچ کرنے والے ہوگئے یہ صرف دھوکہ ہے ۔

دہم : یہ حیلہ بہت سی بدعات ومنکرات اور قبائح وفضائح پر مشتمل ہے اگر حقیقی مسلمان ان پر غور کرے تو بغیر دلیل کے انہیں رد کردے ، اس کے علاوہ یہ حیلہ ہبہ میں رجوع پر مشتمل ہے جس کی مثال نبی ﷺ نے کتے سے دی ہے ، اور اسی طرح یہ مال کی حرص ومحبت علماء اور قبر وآخرت کو بھلادینے اور اس جیسی دیگر قباحتوں پر مشتمل ہے تو یہ سب اس حیلہ شنیعہ کے حرام ہونے کی علتیں ہیں ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص226

محدث فتویٰ